رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

Regd No ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

چندہ شرح سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳ - ۵۰ روپے
ممالک غیر
۷ - ۵۰ روپے

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۷ ماہ نبوت ۱۳۳۹ ہش | ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ | ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

کل دن بھر حضور کی طبیعت بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ والحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۵ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال مورخہ ۹ نومبر کو چند روز کے لئے پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ بخیریت واپس لائے اور سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو۔

—— بدر ——

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فطری جوہر سب سے بلند تھے

چونکہ آپ کی فطرت پاکیزہ تھی اسلئے آپ نے کفر کے زمانہ میں بھی وہ کچھ حاصل کرلیا جسے دوسرے حاصل نہ کرسکے

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی

ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھ سے بعض ہندو دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ عرب کی گمراہی کے زمانہ میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہ کونسی عبادت کی تھی جس کی وجہ سے انہیں قرآن کریم جیسی کتاب مل گئی۔

حضور نے فرمایا:-

یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ وہ کیکر کی بادیں سے خربوزہ کیسے نکل آیا۔

اصل بات یہ ہے

کہ یہ چیزیں عبادتوں پر منحصر نہیں ہوتیں بلکہ فطرتی جذبہ اور قربانی پر منحصر ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی نمازیں پڑھتے تھے آپ کے صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ اور منافق لوگ بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سب لوگ ایک جیسے مدارج طے کرتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نماز لوگوں کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں نمازوں سے بھی زیادہ وزن رکھتی تھی۔ تم ہر روز دیکھتے ہو کہ ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں۔ ایک عالم بن جاتا ہے اور دوسرا پانچ دس روپے کا ملازم ہوتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوال کرنے سے پہلے اپنے آپ پر غور کرنا چاہیئے۔ وہی روٹی سالن ہم روزانہ کھاتے ہیں۔ اور وہی روٹی سالن پہلوان کھاتے ہیں۔ لیکن وہ اپنی ذاتی ترقی اور نشوونما کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ کیا ہم ہر ایک سے پوچھتے پھریں کہ تم کیوں فلاں پہلوان کی طرح نہیں ہو گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو

فطری جذبہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر رکھا تھا۔ وہی آپ کا راہ نما تھا۔ اور وہی فطری تعلیم آپ کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنانے میں ممد ہوئی۔ پھر جب قرآن کریم نازل ہوا تو کیا اس وقت قرآن کے ماننے والے سب ایک درجہ رکھتے تھے۔ کیا صحابہؓ سب کے سب ایک ہی درجہ رکھتے تھے۔ نہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی قابلیت کے مطابق حصہ پایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ اور حضرت علیؓ نے اپنی قابلیت کے مطابق نور حاصل کیا۔ جیسے آسمان سے بارش جب نازل ہوتی ہے تو زمین کی نباتات اپنے اپنے خواص میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ترقی کرتی ہے۔ جو درخت میٹھے پھل دیتے ہیں وہ اپنی مٹھاس میں ترقی کرتے ہیں۔ اور جو کڑوے پھل دیتے ہیں وہ کڑواہٹ میں ترقی کرتے ہیں۔ آسمان سے پانی سب کے لئے ایک ہی برستا ہے۔ لیکن ہر چیز اس سے اپنی

خاصیت میں ترقی

کرتی ہے۔ اسی طرح جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو ابوجہل جس کے اندر گند تھا وہ اپنے گند میں بڑھ گیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ جن کے اندر نیکی اور اخلاص تھا۔ وہ نیکی اور اخلاص میں پہلے سے بہت بڑھ گئے۔ قرآن کریم میں بھی یہ خاصہ ہے کہ وہ انسانی جوہر کو ترقی دیتا ہے۔ اسی قرآنی تعلیم کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے

اعلیٰ روحانی مدارج

حاصل کئے۔ اور اسی قرآن کریم کے انکار کی وجہ سے عتبہ اور شیبہ خدا تعالیٰ کی لعنت کا مورد بن گئے۔ قرآن کریم تو سب کے لئے ایک ہی تھا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے اپنی قابلیت کے مطابق فائدہ حاصل کیا۔ پس چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فطرت پاکیزہ تھی۔ اس لئے آپ نے کفر کے زمانہ میں بھی کچھ حاصل کر لیا۔ جسے دوسرے حاصل نہ کر سکے۔ آپ کے لئے تو صرف بسم اللہ کی ب ہی کافی تھی۔ لیکن آج لوگوں کے دلوں میں سارا قرآن کریم بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ پس

جوہر کا فرق

ہے جن کے اندر اخلاص ہوتا ہے وہ تھوڑی سی نصیحت سے بھی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جو اخلاص سے خالی ہیں۔ ان کے لئے ساری کتاب بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کسی سپاہی نے بادشاہ کے سامنے کچھ کرتب دکھلائے ان میں سے ایک کرتب یہ تھا کہ تلوار کے ایک ہی وار سے گھوڑے کی چاروں ٹانگیں کاٹ دیں جب وہ تماشا دکھا چکا۔ تو شہزادے نے اسے کہا کہ یہ تلوار مجھے دے دو۔ اس نے کہا۔ شہزادے! تلوار لے کر تم کیا کرو گے جب تک تمہیں چلانی نہیں آئے گی۔ شہزادے نے

بادشاہ کے پاس شکایت

کی کہ جس شخص نے تماشا دکھایا ہے اس سے میں نے تلوار مانگی۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بادشاہ نے اسے بلا کر ڈانٹا کہ تم بڑے گستاخ ہو۔ شہزادے نے تم سے تلوار مانگی اور تم نے تلوار نہیں دی۔ حالانکہ یہ تلوار ہماری دی ہوئی ہے۔ اس نے کہا حضور! مجھے دینے سے کوئی انکار نہیں

میرا مطلب یہ تھا

کہ جب تک شہزادے کو تلوار چلانی نہیں آئیگی۔ اس وقت تک وہ تلوار لے کر کیا کرے گا۔ اگر حضور فرماتے ہیں۔ تو تلوار حاضر ہے۔ وہ تلوار دے کر چلا گیا۔ شہزادے نے وہ تلوار لی۔ اور ایک گھوڑا کھڑا کر کے اس کی ٹانگوں پر تلوار ماری۔ اب بجائے اس کے کہ اس گھوڑے کی ٹانگیں کاٹی جاتیں ان پر تلوار کا نشان بھی نہ رہا۔ شہزادہ پیر پٹختا ہوا بادشاہ کے پاس آیا اور کہا اس نے مجھے تلوار بدل کر دے دی ہے یہ تلوار وہ نہیں۔ اس پر بادشاہ نے پھر اس سپاہی کو بلایا اور سخت سست کہا۔

(باقی صفحہ پر)

مہتمم صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء

مادہ پرست روحانیت کی تلاش میں

روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ایڈیٹر شری ویریندر آجکل امریکہ کی سیاحت کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنی سیاحت کے چیدہ چیدہ حالات پرتاپ میں شائع کرا رہے ہیں۔ جو بعض پہلوؤں سے معلومات افزاء ہیں۔ ۹ نومبر کے پرتاپ میں شائع شدہ حالات کا ایک حصہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جس کہ نیویارک میں انہیں ایک چالیس سالہ غیر شادی شدہ ڈاکٹر مارکس نامی ایک امریکن سے ملنے کا موقع ملا۔ یہ خود کو آریہ سماجی کہتے ہیں۔ بقول شری ویریندر گزشتہ چار سال سے روزانہ ہون کرتے ہیں۔ انہیں ستیارتھ پرکاش بہت پسند ہے لیکن ان کی رائے میں دیانند جی کو "دوسرے مذاہب پر اتنی کڑی نکتہ چینی نہ کرنی چاہیئے تھی۔ اس کی وجہ سے انہیں کئی بار دوسرے لوگوں کو جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔"

اسی سلسلہ میں ڈاکٹر مارکس سے شری ویریندر نے آریہ سماج اور اس کے بانی سے متعلق سوال کیا کہ

"انہیں کیا خوبی نظر آئی ہے جس کی وجہ سے وہ ادھر جھکے ہیں"۔

اس کے جواب میں ڈاکٹر مارکس نے جو کچھ کہا وہ پرتاپ کی رپورٹ کے مطابق یہ تھا:۔

"امریکہ میں آجکل ایک ذہنی انقلاب آ رہا ہے ایسے لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے جو موجودہ حالات سے مطمئن نہیں اور سمجھتے ہیں کہ امریکہ کا مجلسی نظام اس قدر بگڑ گیا ہے کہ اگر اسے سنبھالنے کی کوشش نہ کی گئی تو یہ قوم جو آج خوشحالی اور ترقی کی اس بلندی پر پہنچی ہے تباہ ہو جائے گی۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ لوگوں کا خیال مادہ پرستی سے ہٹا کر روحانیت کی طرف کھینچا جائے۔ اس لئے ہمیں کسی ایسے سنگٹھن کی ضرورت ہے جو اس نازک وقت میں ہماری رہنمائی کر سکے۔"

جب شری ویریندر نے سوال کیا کہ "امریکہ میں عیسائیت کا پرچار بڑے زور سے ہوتا ہے گرجا گھر بنے ہوئے ہیں لوگ وہاں بھاری تعداد میں جاتے ہیں پھر آپ عیسائی دھرم کے اندر ہی رہتے ہوئے دیکھئے کیا آتا ہے۔ شاید کسی دوسرے دیش میں آئیں۔ ایسی صورت میں انہیں کسی دوسرے دھرم کی طرف توجہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟"

ڈاکٹر مارکس نے جواب دیا کہ

"امریکہ میں عیسائیت گرجا گھروں کے اندر بند ہو کر رہ گئی ہے۔ لوگ ہر اتوار کو ان گرجا گھروں میں جاتے ہیں وہاں اپدیش بھی سنتے ہیں لیکن ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جو دھرم کسی پر اثر نہ کر سکے وہ صحیح دھرم نہیں"۔

شری ویریندر کے بیان کے مطابق "ڈاکٹر مارکس کو یقین ہے کہ امریکہ میں مادہ پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بھارت کا کوئی دھرم ہی روک سکتا ہے اور موجودہ حالات میں وہ ویدک دھرم ہی ہو سکتا ہے"۔

مضمون کے آخر میں شری ویریندر لکھتے ہیں:۔

"آریہ سماج اگر چاہے تو ڈاکٹر مارکس کے ذریعہ اپنا سنگٹھن یہاں بنا سکتا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ کرے گا کون؟"

اقتباسات کافی لمبے ہونے کے باوجود ہم نے انہیں نقل کر دیا ہے ان سے بہت سی باتوں کا اشارہ ملتا ہے مگر آج کی صحبت میں ہم ان کے ایک ہی حصہ پر کچھ کہنا چاہتے ہیں اور وہ ہے مادہ پرستوں کا روحانیت کی طرف رجحان!!

فی زمانہ امریکہ اپنی مادی ترقی کے باعث خوشحال اور مادی وسائل کی فراوانی کے لحاظ سے دنیا میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکا ہے۔ مگر عظیم ترقیات کے حصول کے بعد امریکی عوام کے دلوں کی کیفیت کیا ہے اس کا کسی قدر اشارہ ڈاکٹر مارکس ہی کے بیان سے مل سکتا ہے۔ امریکہ کے لوگ اپنی اس ترقی سے غیر مطمئن اور غیر تسلی یافتہ ہیں۔ اس بے چینی اور بے قراری کے عالم میں وہ اپنے دلوں میں بہت بڑا خلا محسوس کرتے ہیں۔ وہ ایسی کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہیں جسے مادہ پرستی کی پرُبہار اشیاء نہ تو تسکین قلب بخشتی ہیں اور نہ قرار خاطر کا باعث بن سکتی ہیں۔

ان کی مثال اس نادان بچہ کی سی ہے جو ایک بڑے ازدحام میں اپنی ماں کا دامن چھوڑ چکا ہو۔ وہ پریشانی کے عالم میں کبھی ادھر بھاگتا ہے اور کبھی ادھر جب کسی عورت کو دیکھتا ہے اس خیال سے اس کی طرف لپکتا ہے کہ شاید وہی اس کی ماں ہے۔ مگر جب نزدیک پہنچتا ہے اس سے لپٹ جانے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا اندازہ غلط تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہے تو کسی اور عورت کی طرف اپنے بازو پھیلا دیتا ہے۔ مگر مادر مہربان کی گود اسے نصیب نہیں ہوتی۔ آخر ادھر اُدھر کی ٹھوکریں کھانے اور حد درجہ کبیدہ خاطر ہو جانے کے بعد بڑی مشکل سے اپنی ماں کے کنار عاطفت میں آ پہنچتا ہے۔

مادہ پرستوں کی یہ بڑی بھول تھی جو اُنہوں نے مادی اسباب کو اس قدر اہمیت دی کہ بس انہی کے ہو رہے۔ انہی کی لذات کو اپنے گرد جمع کرنے کو اپنا مقصد حیات بنا لیا۔ اپنی اس شب و روز کی جد و جہد سے انسان حیوان تو بن گیا مگر انسانیت کے بلند مرتبہ کو حاصل نہ کر سکا جو اس کے لئے باعث فخر تھا! یہی وجہ ہے کہ اس کا مجلسی نظام بگڑ گیا۔ اب وہ انسانوں سے دور اور حیوانوں سے زیادہ قریب ہے۔

اس مرحلہ پر سچی روحانیت کی ضرورت ہے۔ جو اس کے دل سے دنیا کی محبت سرد کر کے انسانیت کے اعلیٰ مرتبہ کے حصول کی آگ روشن کر دے۔ اس کے لئے ایسے مذہب کی ضرورت ہے جو بگڑے ہوئے مجلسی نظام کو درست کرنے کے لئے اُسے مکمل ضابطہ حیات دے اور مثبت پہلوؤں سے اس کی طلب کو پورا کرے۔

پھر یہ ذہنی کشمکش صرف امریکہ ہی سے مخصوص نہیں بلکہ جس سُرعت کے ساتھ مشرق و مغرب مادی ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے کچھ عرصہ گزر جانے پر دوسرے ممالک کو بھی اس کا سامنا ہوگا امریکہ میں یہ صورت حال اس وقت صرف اسلئے نمایاں نظر آتی ہے کہ وہ مادی ترقی میں سب سے آگے ہے۔ جوں جوں کوئی دوسرا ملک اس طرح کی ترقیات کی طرف قدم بڑھائے گا وہ خود اس کا تجربہ کرے گا۔ گویا نہ صرف امریکی عوام کی توجہ کو مادہ پرستی سے ہٹا کر روحانیت کی طرف لگانے کی ضرورت ہے بلکہ ساری دنیا کو۔ ایک طرف انسان کے طبعی جذبات کو اعتدال میں لانے کی راہیں کھولے تو دوسری طرف اپنی تاثیرات عظیمہ کی برکت سے دل کی صفائی کرے۔ جس سے انسان کی ہستی میں ایک انقلاب آ جائے!!

بقول ڈاکٹر مارکس باوجود کافی پرچار کے اس وقت عیسائیت تو قطعی بے اثر ہو چکی ہے۔ رہا موصوف کا ویدک دھرم سے ایسی توقعات رکھنا سو شوق سے وہ اس کا بھی تجربہ کر لیں دنیا خود دیکھ لے گی کہ پاک کر دینے کا بتبرکہ کعبہ ہے یا بتکدہ۔

سچی بات تو یہ ہے کہ فی زمانہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا کی اس بڑی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات رکھتا ہے۔ اس کی تعلیم ایسی اکمل و اتم ہے جس میں دنیا کے ہر طبقہ کے لئے ہدایت و رہنمائی کے سامان ہیں۔ وہ زندہ مذہب ہے جس کا تعلق زندہ خدا سے ہے جو آزمانے والوں کو ہر قدم پر اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے دیتا چلا آیا ہے اور دیتا چلا جائے گا۔

اسلام سے مراد وہ بگڑی ہوئی صورت کا اسلام نہیں جسے آج کے عامۃ المسلمین پیش کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی وہ درخشندہ صورت ہے جسے احمدیت نے پیش کیا جس کی پُر شوکت آواز سرزمین ہند سے قادیان کی مقدس بستی سے بلند ہوئی۔ اور آج دنیا کے ہر بڑے ملک میں احمدیہ مشنز کے ذریعہ گونج رہی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ کے براعظم میں بھی مؤثر طریق سے نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے خالص روحانی قدروں پر مشتمل امن و سلامتی کا یہ پیغام اہل امریکہ کی اپنی زبان میں تحریر و تقریر کے ذریعہ پہنچایا جا رہا ہے۔ سچی روحانیت کے متلاشی آہستہ آہستہ اس چشمہ تک پہنچ رہے ہیں اس لحاظ سے ڈاکٹر مارکس کا یقین بہت حد تک درست معلوم ہوتا ہے کہ "امریکہ میں مادہ پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بھارت کا کوئی دھرم ہی روک سکتا ہے" کیونکہ بھارت ہی سے وہ آواز بلند ہوئی جو اکناف عالم میں گونج رہی ہے۔ اسی جگہ سے ایک برگزیدہ بندہ نے روحانیت کی تلاش میں سرگرداں لوگوں کو نوید دی کہ

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

اعلان نکاح

عزیزم صلاح الدین صاحب ابن مکرم سیٹھ فاضل کرم علی صاحب حیدر آباد دکن) کا نکاح انیسہ گوہر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ... ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے انصار اللہ کے اجتماع پر بہ مورخہ ... اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں پڑھا۔ مکرم فاضل کرم علی صاحب مرحوم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن کے داماد و رفیق ہیں اور انیسہ گوہر صاحبہ حضرت مولانا ذوالفقار علی خانصاحب گوہر ...

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سنہ ۱۹۶۶ء کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا افتتاحی خطاب

"اپنے انصار بھائیوں کے نام"

ربوہ ۲۸ر اکتوبر بروز جمعہ پانچ بجے شام مجلس انصار اللہ کے چھپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جو پُر درد افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے (ادارہ)

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔

برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ

انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس مبارک موقعہ پر حاضرین سے افتتاحیہ خطاب کروں۔ ایسی تقریب میں افتتاحیہ خطاب ایک بڑی اہم چیز ہے۔ اور میں اپنے اندر اس کی اہلیت نہیں پاتا۔ یہ مقام صرف امام کا ہے یا امام کے مقرر کردہ نائب کا۔ مگر شرکت ثواب کی غرض سے ایک نہایت مختصر سا مقالہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو اس کے اچھے حصوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس موقعہ پر انصار اللہ کے اجتماع کے لئے کسی پیغام کا انتخاب کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ یہ پیغام بصورت احسن انصار اللہ کے لفظ میں مرکوز ہے۔ جس کے معنی خدائی خدمت گار کے ہیں۔ قرآن مجید نے انصار اللہ کی اصطلاح اولاً حضرت مسیح ناصری کے مشن کے تعلق میں استعمال کی ہے۔ جہاں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللّٰہ کہہ کر اپنے حواریوں سے اپنے خدا داد مشن میں مددگار بننے کا مطالبہ کیا۔ اور اس کے جواب میں حواریوں نے عرض کیا نحن انصار اللّٰہ یعنی اے خدا کے مسیح ہم خدا کے کام میں آپ کے معاون و مددگار بننے کا وعدہ کرتے ہیں۔

اس کے بعد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ گو بعض حواریوں سے کچھ کمزوریاں اور فروگزاشتیں بھی ہوئیں۔ مگر انہوں نے بحیثیت مجموعی خدا کے رستہ میں تکلیفوں اور مصیبتوں اور صعوبتوں کو برداشت کرنے اور اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق مسیح ناصری کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں بڑی جانفشانی اور بڑے صبر و استقلال اور قربانی سے کام لیا۔ بلکہ وہ اپنے تبلیغی جوش میں اور بعض بعد میں آنے والے لوگوں کی نا مناسب تشریحات کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصری کے منشاء سے بھی آگے نکل گئے کیونکہ گو مسیح کا مشن صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود تھا مگر مسیحی مشنری اس حد بندی کو توڑ کر دوسری قوموں تک بھی جا پہنچے۔ اور اس تجاوز میں خطرناک ٹھوکر کھائی۔

مگر اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن ساری قوموں اور سارے ملکوں اور سارے زمانوں تک وسیع ہے اور پھر محمدی نیابت کی وجہ سے آپ کا مقام بھی مسیح ناصری کی نسبت زیادہ بلند اور زیادہ ارفع ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ خود فرماتے ہیں کہ:-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

پس ایک طرف میدان عمل کی غیر معمولی وسعت اور دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی غیر معمولی رفعت آپ صاحبان سے غیر معمولی جد و جہد اور غیر معمولی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے ــــــ یاد رکھو کہ محض انصار اللہ کہلانے سے کچھ نہیں بنتا اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے اور اپنے بندوں کو ان کے دل کے تقویٰ اور ان کے اعمال کے پیمانے سے ناپتا ہے۔ آپ کی منزل ابھی دور ہے بہت دور۔ پس اپنے قدموں کو تیز کرو بہت تیز بلکہ پروازکے پر پیدا کرو کیونکہ یہ ہوائی اڑان کا زمانہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو حضور کے ایک کشف میں ہوا میں اڑنے کا نظارہ بھی دکھایا گیا تھا۔ جس میں یہی اشارہ تھا کہ جماعت کو اپنی منزل تک پہونچنے کے لئے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ ہوا میں اڑنا ہوگا۔

پھر آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت جماعت کا امام جس نے سینکڑوں کٹھن منزلوں اور پُر خار جھاڑیوں میں سے جماعت کو کامیابی کے ساتھ گذارا ہے اور اس وقت تک خدا کے فضل سے ہمارے امام کی قیادت میں جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھتا چلا آیا ہے۔ وہ اب ایک لمبے عرصہ سے بستر علالت میں پڑا ہے۔ اور آپ لوگ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے روح پرور خطبات اور آپ کی زندگی بخش ہدایات اور اپنے روزمرہ کے کاموں میں آپ کے زریں ارشادات سے بڑی حد تک محروم ہیں۔ اور حضور کی یہ بیماری بشری لوازمات کا ایک طبعی خاصہ ہے۔ مگر اس حالت میں آپ لوگوں پر یہ بھاری فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ جس طرح باپ کی بیماری میں فرض شناس بچے اپنے کاموں میں زیادہ بیدار اور زیادہ چوکس ہو کر لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی اس وقت کے نازک حالات میں اپنے غیر معمولی فرض کو پہچانیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ امام کی بیماری میں آپ کا قدم سست نہیں ہوا۔ بلکہ تیز سے تیز تر ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور شفایابی اور حضور کی فعال زندگی کی بحالی کے لئے بھی بیش از پیش دعائیں کریں تا ہمارا یہ امتحان جلد ختم ہو۔ اور یہ خدائی برات اپنے دولہا کے ساتھ تیز قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی جائے۔

علاوہ ازیں ان ایام میں آپ لوگوں کو جماعت کے اتحاد کا بھی خاص بلکہ خاص الخاص خیال رکھنا چاہیئے۔ قرآن مجید نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بنیان مرصوص کے امتیازی نام سے یاد کیا ہے اور بنیان مرصوص وہ ہوتی ہے جو آپس میں اس طرح پیوست ہو کہ کوئی چیز اس میں رخنہ نہ پیدا کر سکے اور یہ بات قربانی کی روح کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ہر شخص کو یہ خیال ہو کہ ہر حال میں میری ہی بات مانی جائے۔ اور میری ہی رائے کو قبول کیا جائے۔ تو یہ بدترین قسم کا تکبر ہے۔ جو جماعت کے اتحاد کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو"۔ اس میں یہی نکتہ مدنظر ہے۔ کہ بعض اوقات انسان کو اتحاد کی خاطر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے بھی اپنی رائے کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نکتہ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

جہاد فی سبیل اللہ کے تعلق میں آپ کا کام دو میدانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک میدان تبلیغ کا میدان ہے یعنی غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور اپنے مسلمان بھائیوں کے دلوں سے احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا۔ یہ ایک بڑا نازک اور اہم کام ہے۔ جس کے لئے آپ صاحبان کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بے اصول لوگوں نے اسلام اور احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ایک وسیع جال پھیلا رکھا ہے۔ اس جال کے کانٹوں کو اپنے رستہ سے ہٹانا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ مگر اس تعلق میں اس قرآنی آیت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و
جادلھم بالتی ھی احسن ؏

"یعنی لوگوں کو نیکی کے رستہ کی طرف محبت اور حکمت اور نصیحت کے رنگ میں بلاؤ اور ایسا طریق اختیار نہ کرو جس سے دوسروں کے دل میں نفرت اور دوری کے خیالات پیدا ہوں بلکہ اپنے اندر ایک ایسے روحانی مقناطیس کی صفت پیدا کرو جس سے سعید لوگ خود بخود آپ کی طرف کھچے چلے آئیں۔

دوسرا میدان تربیت سے تعلق رکھتا ہے یعنی اپنے آپ کو اور اپنے دوستوں

کو اور سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال کو اسلام اور احمدیت کی دلکش تعلیم پر قائم کرنا یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے بلکہ بعض لحاظ سے تبلیغ سے بھی زیادہ نازک اور اہم ہے۔ جماعت جوں جوں تعداد میں بڑھتی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بُعد ہوتا جاتا ہے اس کام کی اہمیت بھی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ آپ لوگوں کو عہد کرنا چاہیئے کہ آپ پوری توجہ کے ساتھ اس بات کی کوشش کریں گے کہ اپنی عورتوں کو خلاف شریعت رسموں سے باز رکھیں۔ اور اپنی اولاد کو نیکی کے رستہ پر چلائیں اور اپنے بچوں میں سے کم از کم ایک بچہ کو علم اور عمل میں اپنے سے بہتر بنانے اور اپنے پیچھے بہتر حالت میں چھوڑنے کی تدبیر کریں۔ ہمارے سامنے یہ تلخ حقیقت موجود ہے کہ جماعت میں بعض ایسے پائے کے اصحاب جو علم و فضل میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے وہ جب فوت ہوئے تو ساتھ ہی ان کا علمی اور روحانی ورثہ بھی ختم ہو گیا جو ترقی کرنے والی جماعتوں کیلئے یہ صورت حال بڑی تشویشناک ہے۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس بات کا محاسبہ کرتے رہیں، اور مسلسل نگرانی رکھیں کہ ان کے پیچھے ان کی اولاد میں دین کا ورثہ ضائع نہ ہو

یہ وہ بات ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اولاد کے متعلق بے حد خیال تھا۔ چنانچہ آپ اپنی ایک نظم میں اپنے بچوں کے متعلق فرماتے ہیں:-

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ۔ جب آوے وقت میری واپسی کا

اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہیئے کہ چونکہ ہم خود نیک اور دیندار ہیں۔ اس لئے ہماری اولاد بھی لازماً نیک ہوگی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:-

یُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَیُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ

"یعنی خدا کا یہ قانون ہے کہ مردہ لوگوں میں سے زندہ لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور زندہ لوگوں کے گھر مردہ بچے جنم لیتے ہیں"۔

چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

اَلقَینَا عَلٰی کُرسِیِّہٖ جَسَدًا

"یعنی جب سلیمان جو خدا کا ایک عظیم الشان نبی تھا فوت ہوا تو اس کے تخت پر ایک گوشت کا لوتھڑا تھا۔ انسان نہیں تھا"۔

پس یہ مقام خوف ہے اور اس کی طرف انصار اللہ کو خاص توجہ دینی چاہیئے وہ دستور اور خود بھی اپنے گھروں میں علم اور دین اور تقویٰ کی شمع روشن رکھو تا ایسا نہ ہو کہ آپ کے بعد یہ روشنی ختم ہو جائے اور صرف اندھیرا ہی اندھیرا رہ جائے مجھے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ دردناک شعر یاد آ رہا ہے کہ:-

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں ۔ آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اسلام آپ کو دنیوی تعلیم حاصل کرنے اور دنیا کے میدان میں ترقی کی کوشش کرنے سے نہیں روکتا چنانچہ قرآن خود یہ دعا سکھاتا ہے کہ:-

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

"یعنی اے ہمارے خدا تو ہمیں دنیا کی نعمتوں سے بھی حصہ دے اور دین کی نعمتوں سے بھی حصہ دے اور ہمیں اس عذاب سے بچا کہ ہم دوسروں کی ترقی دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتے رہیں"۔

پس اسلام دنیا کی نعمتیں حاصل کرنے سے ہرگز نہیں روکتا۔ مگر اسلام یہ حکم ضرور دیتا ہے کہ جہاں دین اور دنیا میں ٹکراؤ ہو جائے وہاں دین کے پہلو کو مقدم کرو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کے عہد میں یہ اقرار لیا کرتے تھے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک سچے مومن کا یہی مقام ہے کہ وہ ست باکار دل بایار۔ کاش انصار اللہ اس کو یاد رکھیں اور اسے اپنا حرزِ جان بنائیں۔ وہ بے شک دنیا کا علم حاصل کریں۔ دنیا کا رزق کمائیں اور ان میدانوں میں ترقی کریں۔ شادیاں رچائیں اولاد پیدا کریں اور ہر قسم کی جائز تفریحات میں حصہ لیں۔ مگر اس مرکزی نقطہ سے کبھی ادھر ادھر نہ ہوں کہ دین بہرحال دنیا پر مقدم رہنا چاہیئے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارا احمدیت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر نبی اور ہر مامور من اللہ کا ایک کلمہ (یعنی اس کی تعلیم کا ایک مرکزی نقطہ) ہوا کرتا ہے۔ مرزا کا کلمہ یہ ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا یہ قول آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی ساری تعلیم کا نچوڑ واقعی ان مختصر سے الفاظ میں مرکوز ہے۔ اور یقیناً اس پر عمل کرنے والے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ آپ لوگ اس پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں پھر سب خیر ہے۔

ایک ضمنی مگر ضروری بات میں آپ صاحبان سے پردہ کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں خواہ یہ انصار اللہ کے اجتماع کے لحاظ سے کچھ بے موقعہ ہی معلوم ہو۔ میں نے گذشتہ ایام میں لاہور کے قیام میں دیکھا ہے اور دوسرے شہروں کے متعلق سُنا ہے احمدی نوجوانوں کا ایک طبقہ دوسرے مسلمانوں کی ریس میں پردہ کے معاملہ میں کمزوری دکھا رہا ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جس کی طرف جماعت کو بہت توجہ دینی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:-

یُحیِی الدِّینَ وَیُقِیمُ الشَّرِیعَۃَ

"یعنی محمدی مسیح دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا"۔

پھر اگر احمدی نوجوان اس معاملہ میں کمزوری دکھائیں اور شریعت کے احکام کو پس پشت ڈالیں تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ میں بات انصار اللہ سے اسلئے کہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوانوں (لڑکوں اور لڑکیوں) کی باگ ڈور زیادہ تر انہی کے ہاتھوں میں ہے۔ انہیں اس معاملہ میں اپنے بچوں کو بار بار سمجھانا چاہیئے اور جس طرح ایک چوکس چرواہا اپنی بھیڑوں کو گھیر گھیر کر احاطہ کے اندر رکھتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ کا فرض ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کو سمجھانے سے اور نصیحت کرنے سے اور غیرت دلانے سے اسلامی پردہ کی حدود پر قائم رکھیں انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ تمہاری اس فیشن پرستی سے جماعت بدنام ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تنظیم پر حرف آتا ہے اور پھر اس وجہ سے تم گنہگار بھی بنتے ہو۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ عورتوں کو گھروں کے اندر قیدیوں کی طرح بند رکھو۔ وہ جائز ضرورت سے باہر نکل سکتی ہیں۔ سیر و سیاحت کر سکتی ہیں۔ مگر ہر حال میں پردہ کی حدود قائم رہنی ضروری ہیں۔

پردہ سے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جس طرح ہر چیز کا ایک جسم ہوتا ہے اور ایک روح ہوتی ہے اسی طرح پردہ کا ایک جسم تو یہ ہے کہ اپنی قدرتی اور مصنوعی زینت کو قریبی رشتہ داروں کے سوا کسی غیر مرد پر ظاہر نہ ہونے دیا جائے اور پردہ کی روح غضِ بصر ہے یعنی غیر مردوں کے سامنے آنکھوں کو نیچا اور نیم خوابیدہ رکھنا۔ پس ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے بعض قرآنی آیت اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنہَا کی غلط تشریح کرتے ہوئے خیال کرتے ہیں کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل نہیں مگر یہ ایک صریح غلطی ہے جس کی کسی قرآنی آیت یا کسی صحیح حدیث میں سند نہیں ملتی۔ عقلاً بھی ظاہر ہے کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں تو پھر پردہ کس چیز کا نام ہے؟ البتہ چہرہ کا وہ حصہ جو راستہ دیکھنے کے لئے ضروری ہے یعنی آنکھ اور اسی طرح چہرہ کا وہ حصہ جو سانس لینے کے لئے ضروری ہے یعنی ناک وہ حسب ضرورت کھلا رکھا جا سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورت اپنا سر اور ماتھا اور بیک وقت اور اپنے ہونٹ کا انکھوڑی اور چہرہ کا ملحقہ حصہ نیچے کی طرف سے ڈھانک کر رکھے تو عام حالات میں منہ کا اسی قدر پردہ کافی ہے اس طرح چہرہ کا وہ حصہ جو صحت اور حفاظت وغیرہ کے لحاظ سے کھلا رہنا ضروری ہے کھلا رہتا ہے اور پردہ بھی ہو جاتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اگر اس قسم کا پردہ صحیح طور پر کیا جائے تو عورت پہچانی نہیں جاتی اور پردہ کی غرض و غایت قائم رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اسکی شکل کچھ اس طرح بتایا کرتے تھے دوست اچھی طرح دیکھ کر سمجھ لیں (اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب نے چہرے کے اوپر کے حصہ پر ایک ہاتھ رکھ کر اور چہرہ کے نیچے کے حصہ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر اور اس کی انگلیاں اوپر کی طرف اٹھا کر پردہ کی عملی صورت ظاہر فرمائی) ہاں اگر صحت اور حفاظت کے پہلو کو واجبی طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے چہرہ کا زیادہ حصہ پردہ میں رہ سکے تو یہ بہتر ہوگا۔ کیونکہ چہرہ بہرحال زینت کا بہترین حصہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انصار اللہ اپنے نوجوان عزیزوں میں غیرت اسلامی پیدا

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

دنیا کا سب سے اہم موضوع فکر ـــ "یعنی احمدیت"

جناب سرتاج رحمانی صاحب حیدرآباد ہاؤس سٹار ڈوسوسائٹی کے تاثرات

قارئین کو ذیل کی سطور سے اس کا علم ہوگا ... ہیں۔ وہ مختلف مجالس میں احمدیت کا موضوع زیر ذکر آتے رہتے ہیں ... عنوان تھا ... کا بیان کردہ بعض تفصیلات سے اختلاف ہوسکتا ہے تاہم دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم بصیرت اور روحانی علم میں ترقی عطا فرمائے۔ (ادارہ)

یہ ڈاڑھی نہیں

طالب علمی کے دور میں جب مضمون نگاری کا زیادہ سر چڑھ کر بول رہا تھا تو اُس زمانے کی سحر طرازیوں اور شعبدہ بازیوں میں ایک سحر یہ بھی تھی جس کو عرف عام میں ڈاڑھی رکھنا کہتے ہیں۔ مگر ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد جب کالج میں داخلہ لیا تو سعی رخصت ہو کر اس مجری طرح چھٹ گئی کہ ڈاڑھی رکھنے کا شوق فوراً اللہ میاں کو پیارا ہوگیا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

کہ بہت آگئی جن کو بھری جوانی میں

تو عرض یہ ہے کہ "یہ ڈاڑھی نہیں ہے"۔

چونکہ ان واقعات پر نہ تو تاریخ ہے نہ دن، نہ ماہ ہے نہ سنہ، اسلئے ڈائری لکھنے کی شرائط پر یہ مضمون پورا نہیں اُترتا۔ البتہ اس کا ایک عنوان "حادثے" یا "تلخ حقیقتیں" ہوسکتا تھا۔ لیکن میں نے عنوان بالا اس لئے زیادہ پسند کیا کہ قارئین میرے متعلق خواجہ حسن نظامی کی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ یقین کیجئے مجھے اس قسم کا کوئی شوق نہیں ہے کہ تہجد کی نماز سے لے کر سونے تک اور سوتے میں دیکھے ہوئے خوابوں تک کا روزنامچہ لکھوں جس میں اجابت سے لے کر باب اجابت تک کا ذکر خیر ہو۔

ایں دلق ریائی چہ کنم

متقی اور پرہیزگاروں کی مجلس میں یہ رند بھی ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ذکر اذکار جاری تھے ـــ کوئی صاحب ... کر روحانی مطالب بیان کر رہے تھے ـــ ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تفسیر فرما رہے تھے اور دوسرے لوگ متوجہ تھے۔ اللہ اللہ۔ سبحان اللہ اور اللہ اکبر، لوگوں کے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ کبھی کبھی ایک ہی موضوع پر دو دو تین تین آدمی ایک ساتھ بولنے لگتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔ غرضیکہ اس ماحول میں نیازمند نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ ایک مولانا سے پوچھا ـــ "حضرت قبلہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مذاہب عالم میں "احمدیت" کا کیا مقام ہے؟"۔ مولانا نے مجھے نیچے سے اوپر تک بڑے غور سے ملاحظہ فرمایا اور ایک نظر مجلس پر ڈال کر پھر میرا تفصیلی جائزہ لیا۔ اُن کی نگاہوں میں حیرت اور چہرے پر زلزلے کے آثار تھے۔ گویا بزبان خاموشی مجھے پوچھ رہے تھے کہ جناب آپ کون ہیں اور اس مجلس میں کدھر سے نازل ہوگئے ہیں اور محفل کی طرف دیکھنے کا مدعا یہ تھا کہ پوری محفل کو میری طرف توجہ دلائیں اور انہیں بتائیں کہ اس صحبت میں ایک "ناجنس" در آیا ہے۔ چونکہ مولانا مجھ سے ناواقف تھے اس لئے اُنہوں نے اپنے تیور کڑے کرکے اور ذرا کڑک کر مجھ سے پوچھا ـــ "جی کیا فرمایا آپ نے" ـــ اور پھر مجلس کی طرف مخاطب ہوکر بولے ـــ "حضرات ذرا آپ کو بھی ملاحظہ فرمائیے" ـــ مولانا کے اس جملے کا سب سے زیادہ لطف میں نے ہی لیا۔ غرضیکہ سب لوگ مخاطب ... گئے اور صدر نشین مولانا ... ہوگیا صاحب یہ ـــ حضرت میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مذاہب عالم میں احمدیت کا کیا مقام ہے؟ میں نے پھر اپنا سوال دُہرایا اور تمام مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر مختلف آوازیں فضا میں گونجنے لگیں ـــ "احمدیت ...... جی ... قادیانی ـــ جی ہاں مرزا غلام احمد قادیانی ـــ شاید یہ صاحب ...... جی نہیں انہیں نہیں جانتا ہوں یہ تو بڑے مشہور ...... اور پھر ممتاز مولویوں کے خاندان کے فرد ـــ جی ہاں ویسے بڑے قابل بڑے ذہین اور بڑی رسائی کے آدمی ہیں۔ مگر یہ انہیں ہوگیا گیا ہے ... نہیں صاحب جو اتنا بھی نہ سمجھے وہ خاک ذہین اور خاک پڑھا لکھا ہوسکتا ہے ـــ غرضیکہ اسی طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ میں نے عرض کیا ـــ "مولانا میں نے تو "احمدیت" کے متعلق پوچھا تھا مگر لوگوں نے مجھ پر ہی تبصرے شروع کر دیئے۔ کیا احمدیت مجھ میں بہت زیادہ مناسبت ہے یا میں خود احمدی تحریک ہوں" آخر سوال دیگر جواب دیگر "ایں چہ بوالعجبی" ـــ ایک قبلہ اپنی دراز ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر بولے ـــ "آپ نے احمدی تحریک کے متعلق پوچھا ہے مگر صاحب احمدی تحریک تو کوئی خاص تحریک نہیں ہے پھر مقام کا سوال ہے؟"۔ میں نے عرض کیا "مولانا صاحب آپ بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ میں مولانا ... سے پوچھ رہا ہوں ـــ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ مولانا محترم اکدم بھڑک گئے اور بڑی برہمی سے فرمانے لگے ـــ "آپ نے مجھے بالکل ناواقف کہا۔ یعنی ناواقف اور وہ بھی بالکل ... میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں دنیا کے تمام مذاہب اور اُن کی غرض و غایت سے کما حقہ واقف ہوں جناب احمدی تحریک بھی کوئی تحریک ہے۔ اجی ہمارے اسلام کا چربہ ہے اور وہ بھی بھونڈا چربہ۔ بس یہ سمجھیے کہ منہ چڑھایا ہے"۔ میں نے عرض کیا ـــ "مولانا منہ تو آپ چڑھا رہے ہیں۔ میری درخواست اس سلسلے میں صرف اتنی سی ہے کہ ذرا وسعت نگاہ سے کام لیجئے اور پھر دیکھئے تو احمدی تحریک اسلام کا چربہ نہیں بلکہ موجودہ دور میں اصل اسلام نظر آئیگی ـــ" جی یہ کفر ہے ـــ لاحول ولا قوۃ ـــ توبہ توبہ ـــ دیکھ لیا نا جناب ـــ مگر یہ حضرت ہم ستم لوگوں کی مجلس کہاں سے آگئے ـــ" یہ مختلف آوازیں میرے اس جواب پر سنائی دیں اور بھی لوگ نہ جانے کیا کیا کہہ رہے تھے مگر میں شعر پڑھتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا ـــ

چاک خواہم زدن ایں دلق ریائی چہ کنم
روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

دعوت غور وفکر

ایک میں روزنامہ ...... کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا اور اخبار کے ایڈیٹر جو اس اخبار کے مالک بھی ہیں مجھ سے مختلف مسائل پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ موصوف کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ جب بولتے ہیں تو بولتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور دوسرے کی بات پر ذرا کم دھیان دیتے ہیں اور اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ موصوف کاتبوں کی بدخطی سے بہت کچھ زیادہ نالاں ہیں۔ اسلئے طبیعت پر اس کا ردِ عمل یہ ہوا کہ آپ خود بجائے خوشخط لکھنے کے خوشخط بولنے لگے اور اس خوشخط بولنے میں دوسروں کی باتیں سُنی ان سُنی ہوکر رہ جاتی ہیں۔ دفتر میں اور بھی دو چار اہل فکر ونظر تشریف فرما تھے کہ گفتگو کے دوران مرزا صاحب کا ذکر نکل آیا۔ یہ موضوع گفتگو چونکہ ایسا تھا کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ رائے زنی کرنے لگا۔ میں تو ذرا سی بات چھیڑ کر تماشائی بن گیا اور یہاں اچھا خاصہ ہنگامہ ہونے لگا اور جب بات اس مقام پر پہنچی کہ جناب مرزا صاحب اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں تو میں نے قطع کلام کرتے کہا کہ "وہ نہیں ظلی نبی کہتے ہیں اور یہ کہنے میں وہ حق بجانب ہیں ـــ سوال کئے گئے کیسے؟ بتلائیے؟ ـــ میں نے عرض کیا کہ یہ تو میں بعد میں بتاؤں گا مگر مجھے ایک بات سمجھا دیجئے "کیا؟" ـــ پوچھا گیا۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو شریعت محمدی کا پابند رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو امتی سمجھتے ہوئے اسلام کی بے پناہ خدمات انجام دیں اور الحاد وکفر کے سیلاب کا رُخ موڑ دیا۔ زمانہ جانتا ہے کہ مرزا صاحب نے کتنے کفر خیز زمانے میں اپنے آپ کو مرد اسلام ثابت کیا ہے اور اسلام بالآخر کے تحت اگر اُنہوں نے اپنے آپ کو ظلی نبی کہدیا تو اس قدر ہنگامہ اٹھا کر کفر کے فتوے لگا دیئے گئے اور اس قدر خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا کہ الامان والحفیظ ... ذریعہ اور مرزا کو

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام (بقیہ صفحہ ۴)

پردہ پر رائج کرنے اور انہیں اس پردہ پر قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں گے تاکہ ہماری جماعت معترضین مسلمانوں کی خلاف تحریک زد میں پڑنے سے بچ جائے۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انصار اللہ کو صحیح معنی میں انصار اللہ بنائے۔ وہ دین کے سچے خادم اور جماعت کے مخلص ... خدا کی خاطر بن کر ... اور ان کی نسلیں بھی دین کی خادم بنیں اور خدا تعالیٰ انصار کے اس اجتماع کو ہر رنگ میں مبارک اور کامیاب ... اور ان کے مشوروں میں برکت ڈالے تاکہ جو دوست اس وقت یہاں جمع ہیں وہ ... لے ہوئے نئی روح اور نیا ولولہ اور نئی زندگی لے کر جائیں اور جماعت کا قدم ترقی کی طرف اُٹھتا چلا جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ اب ہمیں مسنون طریق پر دعا کرلینی چاہیئے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ـ ربوہ ۲۸/۱۰/۶۰

متنفر کر دیا اور اس نفرت انگیزی کا سلسلہ جاری و ساری ہے مگر حضرت منصور حلاج نے اپنے آپ کو خدا کہا اور شرعی طور پر اُن کو سزا دی گئی۔ اس کے باوجود حضرت منصور حلاج کے ادب و احترام پر کوئی فرق آج تک نہیں آیا۔ آپ نے یا صلحائے کرام نے حضرت منصور حلاج کے خلاف کوئی تحریک نہیں چلائی لیکن مرزا صاحب نے حددرجہ پُرآشوب دور میں نبی کے قدم بہ قدم چل کر اسلام کا بول بالا کرتے ہوئے اگر اپنے آپ کو ظلی نبی کہہ دیا تو گویا قیامت ہو گئی۔ آخر ایسا کیوں؟ کیا اس میں کوئی خاص راز ہے یا اب اہل علم میں غور و فکر کا مادہ بالکل نہیں رہا بتائیے؟ آپ حضرات بھی اہل علم اور اہل شعور ہیں ـــ۔ محفل پر سکوت طاری تھا آخر قفلِ خاموشی ٹوٹا اور سب متفقہ طور پر بولے واقعی یہ مسئلہ نئے سرے سے غور و فکر کا محتاج ہے ہمیں ضرور اس پر غور کرنا چاہیئے۔

مست قلندر۔ ایک مست قلندر قسم کے بزرگ جن سے تقریباً روزانہ سابقہ پڑتا ہے اور جو روزانہ اپنی مستی و قلندری کے زیر سایہ اپنے نعرۂ مستانہ کو بدلتے رہتے ہیں ان بزرگ مست قلندر کے ایک قریبی عزیز تھے جن کا قادیان سے بڑا گہرا تعلق رہا ہے چنانچہ ایک دن کا ذکر ہے ـــ "سنا ہے یہ جماعت احمدیہ تبلیغ کے میدان میں بڑے کارنامے انجام دے رہی ہے" ـــ میں نے کہا اور مست قلندر بزرگ نے بڑی متوحش نظروں سے مجھے دیکھا اور فرمانے لگے ـــ "ابی لاحول ولا قوۃ یہ سب کافر ہیں" ـــ میں نے برجستہ عرض کیا "جناب اپنے بزرگ قبلہ ...... کے متعلق کیا خیال ہے آپ کا وہ مسلمان تھے یا کافر" بڑے جز بز ہوئے اور پھر اکدم بولے ـــ "اماں چھوڑو اس ذکر کو لاحول ولا قوۃ شیطان بھی کہاں کہاں در غلاتا پھرتا ہے" ـــ کیوں آپ مجھ پر بار بار لاحول پڑھ رہے ہیں تو بے ساختہ بولے ـــ "جی ہاں بے شک اس وقت تو آپ ہی مجھے ورغلا رہے ہیں" ـــ اور اسی وقت السلام علیکم کہہ کر ایک صاحب تشریف لے آئے جو دنیا کے اکثر ممالک گھومے ہوئے ہیں۔ مزاج پرسی کے بعد پھر اُن کے سامنے ہی میں نے ذکر چھیڑ دیا وہ بھی لوکی سے گئے۔ میں نے کہا حضرت جذبات سے کم اور سنجیدگی سے زیادہ کام لے کر سوچئے اور مجھے بتایئے کہ اسلام کی تبلیغ جو غیر ممالک میں دنیا کے اس کنارے سے اُس کنارے تک ہو رہی ہے کون کر رہا ہے ...... اسلام پر اعتراض کے دندان شکن جوابات غیر اسلامی مفکرین کو کونسی جماعت نے دیئے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا مطالعہ بہت وسیع ہے اور آپ تقریباً ساری دنیا گھومے ہوئے ہیں اس لئے میں آپ کی ایماندارانہ رائے طلب کر رہا ہوں" ـــ وہ تھوڑی دیر سوچتے رہے اور پھر گردن اُٹھا کر بولے ـــ "اگر اس نقطۂ نظر سے پوچھتے ہو تو واقعی فرض احمدی جماعت ہے اور بھائی سچ تو یہ ہے کہ میں نے بھی انڈونیشیا میں ان کی کتابیں تقسیم کی ہیں" ـــ مست قلندر بزرگ فوراً بولے ـــ "جی ہاں جناب احمدی مشن نے اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے یہ لوگ رات دن بڑی سرگرمی سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں یہ لوگ جہاد بالقلم کر کے مجاہدانہ زندگی گذار رہے ہیں۔ واللہ ان لوگوں کی مخالفت کرنے والے نہ صرف یہ کہ بیوقوف ہیں بلکہ اپنی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں" ـــ اور میں نے سوچا مست قلندر بزرگ واقعی مست قلندر رہیں جن کا نعرہ مستانہ ہر لحظہ بدلتا رہتا ہے۔

آیت الکرسی

حافظ ...... صاحب نے چائے پر مدعو کیا کیونکہ ان کے ایک دوست امریکہ سے سائنس کی بڑی ڈگری نمایاں اعزاز سے لے کر مند وستان آئے تھے اور حافظ ...... صاحب اُن کو اپنے حلقہ میں متعارف کرانا چاہتے تھے۔ چنانچہ جب میں پہنچا تو چند منٹ لیٹ ہو گیا۔ اور مجھے ایسی میز پر جگہ ملی جہاں ایک کانگریسی لیڈر۔ ایک جمعیتہ العلماء دیوبند کے مولوی صاحب ایک اہلحدیث مسجد کے پیش امام ایک سُنی جمعیتہ العلماء (مولود) کے بڑے زبردست مدعی۔ ایک مسلم لیگی رہنما اور جماعت اسلامی کے امیر تشریف فرما تھے۔ میں بھی سلام کر کے بیٹھ گیا۔ موجودہ سیاست پر گفتگو ہو رہی تھی اور ہر صاحب اپنا زور اس بات پہ صرف کر رہے تھے کہ اُن کے نظریات میں موجودہ زمانے کی مشکلات کا حل ہے اور وہ اور اُن کی پارٹی ہی اقلیت کی نمائندگی کر سکتے ہیں میں بیرب سے تمام حضرات کے دعاوی سنتا رہا۔ اور پھر میں نے پوچھا ـــ "کیا مسلمان ایک دوسرے سے کسی مقام پر متحد نہیں ہو سکتے؟" ـــ جمعیتہ العلماء دیوبند کے مولوی صاحب نے کہا "مسٹر یہ سیاست ہے" میں نے کہا "مولوی صاحب اسلام کی سیاست مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں ہے" ـــ کانگریسی لیڈر بولے "جناب صرف ایک کانگریس کا پلیٹ فارم ہے جہاں راجہ اور بھنگی ایک درجہ رکھتے ہیں۔ مگر مسلمان اس میں شرکت نہیں کرتا بلکہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں الگ الگ بنا رہا ہے" ـــ جمعیتہ العلماء دیوبند کے مولوی صاحب فوراً بولے "جی ہاں اس میں کیا شک ہے۔ یہ حقیقت تو دن کی طرح روشن ہے" ـــ مسلم لیگی رہنما نے کہا ـــ "جی ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہ سب ڈھکوسلا ہے ہم تیرہ سال سے دیکھ رہے ہیں اسی لئے مسلم لیگ کو دوبارہ زندہ کیا ہے" ـــ سُنی جمعیتہ العلماء کے مدعی بولے ـــ "جناب مسلم لیگیوں کو مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں یہ مسلم لیگ ہی تو تھی جس نے ملک تقسیم کرا کے مسلمانوں پر عذاب نازل کر دیا" ـــ امام صاحب نے اپنی مقدس ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا اور کہا "الحمدللہ رسول کی پیروی کوئی آسان کام نہیں ہے تکالیف اُٹھا کر اور ظلم و ستم برداشت کر کے شکر کرنا یہ کوئی ہم سے سیکھے" ـــ جماعت اسلامی کے امیر نے کہا "آپ لوگ موضوع سے بھٹک گئے ہیں سوال یہاں کسی مذہبی بحث کا نہیں بلکہ موجودہ سیاست کا ہے جس میں جمعیتہ العلماء دیوبند کانگریس اور حکومت کے وزیروں کو آقا و ولی النعمت سمجھ کر ہی مصروف ہو گئی ہے اور مسلم لیگی حضرات نے مسلم لیگ کا احیاء کر کے موجودہ ماحول کو اپنے فائدے کے لئے خراب کرنا شروع کر دیا ہے جس سے قوم کو شدید نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم لوگ ایسے غلط کاروں کو مسلمان قوم کی نمائندگی کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دے سکتے" ـــ اور میں سوچ رہا تھا کہ خراب خانے میں بیٹھ کر مختلف رنگ و نسل اور مختلف نظریات رکھنے والے شرابی بھی جام پیتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست بن جاتے ہیں۔ مگر یہ ہمارے رہنما اس قدر صاف ستھری فضاء میں بھی ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اور پھر میں نے عرض کیا ـــ "حضرت اسلام کو اس وقت آپ حضرات کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے مگر آپ لوگ قدم قدم، نظر نظر دست و گریبان ہیں۔ ان حالات میں میرا دوستانہ مشورہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے آپ تمام حضرات احمدیہ مسلم مشن کا بنظر غائر مطالعہ فرمائیں جس نے جماعتی حیثیت سے اتحاد و اتفاق کا بہترین ثبوت دیا ہے مجھے یقین ہے کہ احمدی تحریک کے نظم و نسق سے آپ لوگ متاثر ہوں گے اور اختلافات دور ہونے کی راہیں نکل آئیں گی" ـــ سب نے ایک ساتھ میری طرف خشمگیں نظریں اُٹھائیں اور میں نے گھبرا کر چلتے چلتے لا حول پڑھتے ہوئے آیت الکرسی پڑھنے کی بجائے اس شعر کا ورد شروع کر دیا ؎

کرسیاں لڑ رہی ہیں آپس میں
پڑھ رہے یار آیت الکرسی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فطری جوہر سب سے بلند تھے

(بقیہ صفحہ اول)

سپاہی نے کہا حضور تلوار تو دی ہے لیکن شہزادے کو چلانی نہیں آتی۔ آپ ابھی ایک گھوڑا منگوایئے۔ میں اسی تلوار سے اس کے چاروں پیر کاٹ کر دکھا دیتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے گھوڑا منگوایا۔ سپاہی نے اسی طرح ایک ہی ضرب سے اس کی چاروں ٹانگیں کاٹ دیں۔ پھر اس نے بادشاہ سے عرض کیا کہ [illegible] تلوار بغیر کسی ماہر کے ہاتھ کے خود بخود کام نہیں کر سکتی۔ اسی طرح قرآن کریم تو آج بھی موجود ہے لیکن لوگ ہیں جو اس تلوار سے کام نہیں لیتے۔ اس کے مقابلہ میں آج بھی تلوار میرے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کا چلانا بھی مجھے سکھا دیا ہے۔ اسی وجہ سے

کوئی اس میدان میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا

میں نے کئی دفعہ تفسیر کے مقابلہ کے لئے لوگوں کو چیلنج دیا ہے۔ لیکن کوئی شخص مقابل پر نہیں آتا۔ پس ہر شخص اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق ان چیزوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں لٹا دیا تھا اس لئے آپ کو یہ مقام مل گیا۔ جو شخص اس رستہ پر قدم نہیں مارتا وہ ان انعامات سے بھی محروم رہتا ہے۔

(الفضل ۵ [illegible])

مسئلہ ختمِ نبوت، تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں

از مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

رسالہ نگار کی اشاعت اکتوبر ۱۹۶۰ء میں علامہ نیاز فتحپوری صاحب نے ایک نکتہ چیں کو جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"مجھے سخت افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ احمدیت کے مخالفین مرزا غلام احمد صاحب سے بہت سی ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو انہوں نے نہیں کہیں خصوصیت کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت کو عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ میرزا صاحب رسول اللہ کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ شدت سے اس کے قائل تھے کہ شرعی نبوت ہمیشہ کے لئے رسول اللہ پر ختم ہو گئی۔ اور شریعت اسلام دنیا کی آخری شریعت ہے۔"

بلاشبہ جو شخص بھی سنی سنائی باتوں کو چھوڑ کر تحقیق حق کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا براہ راست مطالعہ کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے بارہ میں اس قسم کی رائے دینے پر مجبور ہوگا جس کا کہ علامہ صاحب نے اظہار کیا۔

مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موقف کا تعلق ہے علامہ صاحب کا جواب جامع و مانع ہے۔ آپ کی یہ رائے احمدیہ لٹریچر کے ذاتی مطالعہ اور اس پر غیر جانبداری کے ساتھ غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اس بات کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تصانیف ذیل کے چند حوالے بطور نمونہ مشتے از خروارے درج کئے جاتے ہیں:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

(۱)

"بالآخر یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھیراتے اور عام مسلمانوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ اُن حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقوےٰ ہو۔ ایسے افترا نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کا کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔"

(ازالہ اوہام طبع بار اول صفحہ ۸۶ و ۸۷)

(۲)

"میرے پر الزامات جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا میں کرتا ہوں۔

میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور ایسا ہی ملائکہ اور معجزات اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں۔"

(تقریر بحث منعقدہ جامع مسجد دہلی ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

(۳)

"میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔ اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی مقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں اس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں۔"

(الحکم یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

(۴)

"ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے۔ اور ہمارا رسول بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے۔ اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افترا کرتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

(۵)

"اِنّی وَ اللّٰہِ اٰمنتُ باللّٰہِ وَ رَسُولِہٖ وَ اٰمنتُ بِاَنّہٗ خَاتَمُ النَّبِیّٖن۔ ترجمہ: اللہ تعالےٰ کی قسم میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں اور اس بات پر بھی ایمان لاتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۶)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔"

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

(۷)

"عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ وہ ختم نبوت کا قفل توڑنے والا نہیں ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

(۸)

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔

وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے ولا سبیل الیہا الی یوم القیامۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتی مات۔"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی صفحہ ۶)

(۹)

"وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے ہے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کیلئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷/۲۸)

(۱۰)

"اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنے آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا یعنے آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

(۱۱)

"میں بڑے یقین اور دعوے سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری

ہے۔ جو آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپکی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمۂ نبوت کو چھوڑتا ہے میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا۔ جس کے پاس وہی مہر نبوت محمدی نہ ہو ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور آپ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔ کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپ کی اُمت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو میں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہو گئی ہیں۔ جن کو نور نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا۔ اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ رجون سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(۱۲)

"شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۵ حاشیہ)

اختصار کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں تحریروں میں سے یہ چند حوالے پیش ہیں۔ جن سے نہ صرف مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں حضرت اقدس کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت ہوتی ہے بلکہ بعض دیگر عقائد پر بھی روشنی پڑتی ہے اور ہر وہ شخص جو بغیر جانبداری سے تحقیق حق کی نیت سے براہ راست حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کریگا اس پر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ آپ اپنے آقا و مقتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارہ میں راسخ العقیدہ تھے۔ اور آپ کا دعوےٰ صرف اسقدر تھا کہ آپ فنا فی الرسول اور خادم اسلام ہیں۔ اور یہ کہ آپ کو از سر نو توحید کے قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار۔ اسلام کی خدمت اور مخالفین اسلام کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ اس یقین و ایمان سے پُر تھے۔ کہ کوئی روحانی فیض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔ اور یہ کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔

اللہ تعالےٰ ہمارے مخالفین کو صحیح رنگ میں تحقیق حق کی توفیق دے۔ آمین۔

ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ

تحریک جدید کے دور اول کے ستائیسویں اور دور دوم کے سترھویں سال کے اعلان کی خبر بذریعہ الفضل مورخہ ۲۲/۱۰ کو قادیان پہنچی اس کے سنتے ہی بعض مخلصین کرام اور احباب نے اپنا سو فی صدی چندہ اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادا فرما دیا ہے انکی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے اللہ تعالےٰ ان کے اموال و اخلاص میں برکت عطا فرمائے اور باقی احباب کو بھی اپنے وعدے جلد از جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ ایسے احباب کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دفتر اول

نام	رقم
محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل	۵۲/-
محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ	۴۰/-
محترم بھائی شیر محمد صاحب	۴۰/-
" ڈاکٹر مستطر دین صاحب	۶/۲۵
" مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی	۴۰/-
" حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی	۶/۵۰
" فضل الٰہی خان صاحب	۶/۶۵
" بابا محمد الدین صاحب	۸/۶۲
" چودھری محمد طفیل صاحب	۲۳/۵۰
" کھیانی بشیر احمد صاحب ناظر بی۔ اے	۵/۱۸
" قریشی عبد القادر صاحب اعوان	۱۱/۹۴
" مولوی امیر احمد صاحب	۵/-
" مرزا محمد اسحٰق صاحب	۱۰/-
محترمہ اہلیہ " " "	۱۰/-

نام	رقم
محترم حافظ سخاوت علی صاحب	۵/۵۰
" مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر	۱۰/۱۸
والدہ محترمہ " " "	۶/۶۸
محترم محمد ابراہیم صاحب خاقب	۱۶/-
" صوفی علی محمد صاحب آف نارووال	۱۰/۷۵
" صدیق امیر علی صاحب آف موگرال	۲۸۶/-
محترمہ اہلیہ " " "	۲۲۰/-
" احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر	۳۶/-
محترم بہادر خان صاحب	۷/-

دفتر دوم

نام	رقم
اہلیہ محترمہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل	۶۶/-
" " مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی	۱۰/-
محترمہ بابا نور احمد صاحب نادرچی	۶/۱۲
" ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر	۴۲/-
محترمہ اہلیہ " " "	۵/۷۵
محترم محمد نسیم اللہ صاحب	۳/-
" میاں اللہ بخش صاحب	۲/۱۲
" مولوی شہامت علی صاحب پربھاکر	۶/۸۱
بچگان " " "	۹/۲۴
" صوفی علی محمد صاحب لوہار	۵/۲۵
" بابا جان محمد صاحب	۹/۶۹
بچگان حافظ سخاوت علی صاحب	۲/-
اہلیہ ثانی صدیق امیر علی صاحب آف موگرال	۷/-
بچگان " " "	۵۶/-
" بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں معہ اہلیہ و بچگان	۱۲/۱۰
محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا جلال الدین صاحب	۵/۳۱
محترم بابا خدا بخش صاحب	۲۶/۳۱
" محمد یوسف صاحب گجراتی	۶/۱۹
محترمہ اہلیہ " " "	۶/۱۹

درخواست دعا

احباب جماعت سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ بندہ کا اور بندہ کی بیوی کو امسال جلسہ سالانہ قادیان پر پہنچنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ خدا وند کریم یہ ہماری دلی آرزو پوری کرے۔ آمین

تابعدار

الحاج محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید حلقہ

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جمشید پور

جمشید پور ۴ ر اکتوبر - کل بعد نماز مغرب ساڑھے ۶ بجے کے قریب زیر صدارت جناب پروفیسر اونش امیر صوبہ بہار جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے جو رانچی سے اس غرض کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے سیرت پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور کی سوانح عمری سے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو تلقین کی کہ ہم اس سے سبق حاصل کریں اور اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے عشق رسول صلعم کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ آپ سب سے بڑے عاشق رسول تھے۔ اس کے بعد مولوی سید صمصام الدین احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنائیں - اور صحیح معنوں میں مسلمان کہلائیں۔ صدارتی تقریر میں صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ہم جب بھی جلسہ کا اعلان کریں احباب کثرت سے شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ نیز ظہر الفساد فی البر والبحر کی تفسیر کرتے ہوئے موجودہ مسلمانوں کی حالت کو واضح کیا اور ایک مامور خدا کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اور دوستوں سے گذارش کی کہ موجودہ زمانہ کے مامور کی صداقت معلوم کرنے کے لئے چالیس دن تک خدا سے دعا کریں تو اُن پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔ بعد دعا جلسہ قریباً ۹ بجے برخواست ہوا۔

خاکسار سید حمید الدین احمد
سیکرٹری دعوت و تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

پنکال (اڑیسہ)

علاقہ میں کثرت باراں اور بعض دیگر موانع کے باعث ٹھیک وقت مقررہ پر جلسہ سیرت النبی صلعم نہ منایا جا سکا اس لئے مورخہ ۳ ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ پنکال جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب نے آنحضرت صلعم کی ولادت سے لے کر ہجرت تک کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی جمو خاں صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کی بعثت کے قبل عرب کی حالت کا آپ کی بعثت کے بعد کی ابتدائی حالت سے دلچسپ انداز میں مقابلہ کر کے احباب کو محظوظ کیا۔

تیسرے نمبر پر مبلغ علاقہ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر ایک جامع تقریر کی جسے دلچسپی سے سنا گیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو آنحضرت صلعم کے جملہ احکام پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ مقامی خدام کے علاوہ انصار اللہ اور لجنہ و ناصرات وغیرہم نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ بعد اختتام جلسہ احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

خاکسار شمس الحق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنکال (اڑیسہ)۔

چک ابرچھ (کشمیر)

مورخہ ۱۱ ر ستمبر کو مسجد احمدیہ چک ابرچھ میں زیر صدارت مکرم منشی محمد نصیر الدین صاحب سیکرٹری مال جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی نعتیہ نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے حضورؐ کی مکی اور مدنی زندگی کے حالات آقا و غلام خاوند و بیوی کے تعلقات پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ نیز مولوی صاحب نے جماعتی چندوں کی ادائیگی نماز باجماعت کی اہمیت اور خدام الاحمدیہ کو اُن کے مفوضہ امور کی سرانجام دہی کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم محمد ثناء اللہ خاں صاحب نے بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ کو وقار عمل اور دیگر خدمت خلق کے کاموں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ سیرت النبیؐ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد احباب جماعت کو مقامی نیز مرکزی چندوں کی ادائیگی کی تاکید کی اور جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

خاکسار محمد رحمت خاں
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ
چک ابرچھ (کشمیر)

درخواست دعا خاکسار بعارضہ دل مبتلا ہے - ترحنہ بھی دینا ہے کثرت مرض سے صرف تکلیف ہی ہوتا ہے۔ اپنے اخوانوں کے لئے احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحق از ماندوجن کشمیر)

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا تربیتی جلسہ

قادیان ۱۴ ر اکتوبر۔ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان منعقد ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور عہد دہرانے کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم بعنوان ع

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ مکرم عبد الرحمن صاحب عباسی نے "خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض" پر تقریر کی جس میں تفصیل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زریں ہدایات کا ذکر کر کے اُن پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم عباسی صاحب نے اپنی تقریر میں مجلس خدام الاحمدیہ کے شائع کردہ پمفلٹ "مشعل راہ" میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو توجہ دلائی ہے کہ وہ دنیا کی موجودہ تہذیب کو مٹا کر اسلامی تہذیب کی عمارت کو کھڑا کریں۔ تقوی اللہ اور سعی پیہم سے کام کریں نسلاً بعد نسلٍ تعلیم احمدیت کو اپنے دلوں میں محفوظ کرتے چلے جائیں۔

پابندیٔ نماز باجماعت دوسرے نمبر پر مولوی محمد عمر صاحب مالاباری نے پابندی نماز باجماعت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آیت کریمہ قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ مومنین کی ترقی اور فلاح کا راز نماز کی پابندی میں مضمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومن اور کافر کے درمیان ایک امتیازی نشان قرار دیا ہے جب تک مسلمان نماز باجماعت کے پابند رہے وہ حدیث نبوی صلعم الصلوٰۃ معراج المؤمنین کے ماتحت معراج کمال تک عروج کرتے چلے گئے اور جونہی انہوں نے اسے ترک کیا وہ نکبت و ادبار کے گڑھے میں گر گئے۔ آپ نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ موصوف نے اپنی تقریر میں احادیث نبوی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے نماز باجماعت کی پابندی کو اچھی طرح واضح کیا

زریں ہدایات آخر میں صاحب صدر نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خصوصیت سے نماز باجماعت کی پابندی کی تلقین کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ نماز باجماعت کی پابندی بہت سی برائیوں کے دور کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ مساجد میں بار بار آنے سے ذکر الٰہی۔ درس و تدریس اور مختلف اجلاسوں میں شامل ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ خدام کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ ان میں ہمیشہ یہ احساس زندہ رکھنا چاہیئے کہ انکی عزتیں سلسلہ کی عزت سے ہی وابستہ ہیں۔ اپنے آقا کی خدمت میں ہر وقت منہمک رہنے والا خادم ہی آقا کی دائمی محبت سے مستفید ہو سکتا ہے۔ سلسلہ کے کام اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کے سپرد کئے ہیں۔ اگر صحت نیت اور اخلاص کے ساتھ ان کو سرانجام دو گے تو آپ لوگوں کا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ رہے گا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کچھ عرصہ قبل کی سستی کے مقابلے میں نمازوں میں خدام کی حاضری ٹھیک ہونے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ خدام کے دائرہ عمل کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام دنیا کے لئے تھے۔ اس لئے خدام کو بھی ہمہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے عہدیداران اور خدام کو زیادہ سے زیادہ تعاون سے کام لیتے ہوئے اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

بالآخر عہد نامہ دہرائے جانے اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(مرتبہ خاکسار بشیر احمد ناصر بی۔ اے فاضل گیانی ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

تحریک جدید کیا ہے

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ تبلیغ توجہ فرمائیں

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریانِ تبلیغ جماعتہائے ہندوستان کی خدمت میں ایک مرکزی چٹھی بعنوان "اصولی ہدایات برائے سیکرٹریان تبلیغ" معہ فارم رپورٹ کارگزاری بھجوائی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت ان ہدایات کی جو احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں پوری پوری پابندی فرما کر تبلیغ حق کا فریضہ ادا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اس مقدس جہاد میں حصہ لینے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔

اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ جس جماعت میں سیکرٹری تبلیغ نہیں مقرر ہوئے وہاں سیکرٹری تبلیغ جلد سے جلد مقرر کئے جائیں۔ اور صدر صاحبان اس وقت تک تبلیغی کام خود سرانجام دیں۔ جب تک کہ سیکرٹری تبلیغ کا تقرر نہ ہو سکے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اصولی ہدایات برائے سیکرٹریانِ تبلیغ

فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی اور اس کے لئے جد وجہد کی ضرورت و اہمیت سے ہر احمدی واقف ہے۔ ایک سچے احمدی مسلمان کے لئے اس قدر بات اس کے فرض کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل کیا جاتا ہے اُسے پورے رنگ میں دوسروں تک پہنچاؤ۔ اور اگر تم نے اس کی ادائیگی میں ذرا بھی کوتاہی کی تو اس کا یہی مطلب ہوگا کہ تو نے اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں ادا نہ کیا۔ پھر جماعت مومنین میں سے ہر زمانہ میں مبلغین کی ایک جماعت قائم کئے جانے کی طرف قرآن کریم ان الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے "وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"۔

ترجمہ۔ تم میں سے ہر زمانہ میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو نیکی کی طرف بلاتے۔ معروف باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرے پس ایسے ہی لوگ اپنے مقصد کو پالینے والے ہیں۔

اس قسم کی تمام آیات ہر ایک احمدی پر تبلیغ حق کی اشاعت لازمی قرار دیتی ہیں۔ اور ان آیات کی روشنی میں حضرت امیر المومنین کے خطبات جماعت احمدیہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے اور انہیں بیدار کرتے ہیں اور ما اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد انفرادی طور پر اپنے عہد کو نبھانے کی حتی الوسع کوشش بھی کرتا رہتا ہے مگر جو کام کسی تنظیم کے ماتحت اجتماعی طور پر ہو وہ بہر حال انفرادی جد وجہد سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اور زندہ قوموں کی علامات سے ایک زبردست علامت اُن کی تنظیمی صلاحیت اور اجتماعی کارگزاری بھی ہے۔

چنانچہ اکناف عالم میں جہاں بھی چند احمدی افراد کا وجود ہے۔ اُن کی جماعتی تنظیم بھی ہے۔ جسے برقرار رکھنے کے لئے ہر ایک جماعت میں مختلف عہدیداران مقرر کئے گئے ہیں۔ اور منجملہ عہدہ داروں کے "سیکرٹریان تبلیغ" کا عہدہ بھی ہے۔ اس قسم کا کوئی عہدہ اپنے ہم چشموں میں اظہار برتری کے لئے یا صرف برائے نام نہیں بلکہ یہ عہدہ ایک اہم ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتا ہے

مرکز میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے شعبہ ہائے مختلف کا وجود بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ جن کا باہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا از بس ضروری ہے حسب ایماء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صدر انجمن نے نظارت دعوت و تبلیغ کے ذمہ مبلغین تیار کرنا اور ہر ایک جگہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مبشرین کا بھجوانا، جماعتوں کو بیدار کرنے اور ان کی اصلاح تنظیم کے لئے مبلغین فراہم کرنے کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ جماعتوں کی انفرادی قوائے تنظیم و تبلیغ کو مجتمع کر کے منظم تبلیغ کرانا وغیرہ بھی سپرد کیا ہے۔

اگرچہ اکثر جماعتوں میں منظم طور پر تبلیغ کا کام ہوتا ہے مگر دفتر ہذا کو اس کی اطلاع نہیں ملتی اس لئے تبلیغی جد وجہد کا صحیح اندازہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مطبوعہ تبلیغی رپورٹ فارم برائے سیکرٹریان تبلیغ بھجوائے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہر ایک مستفسرہ امور کے علاوہ ضروری اور اہم اطلاعات سے آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ اور ایک ماہ مقررہ تاریخوں پر رپورٹ تبلیغی ہدایات ذیل کے مطابق پر کر کے بھیجی جائے۔

۱- ہر ایک ماہ مرد و عورت لڑکے لڑکیوں کی تفصیل کے ساتھ جماعت کے افراد کی تعداد لکھی جائے۔ اس طرح کرنے سے آپ کو اپنی جماعت کی ترقی یا تنزل کا اندازہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے (مردم شماری کی محنت صرف ایک دفعہ کرنی ہوگی)

۲- روزانہ گھنٹہ، نصف گھنٹہ یا حسب ضرورت ہفتہ میں چند گھنٹے تبلیغ کے لئے وقت دینے والوں کی تعداد دکھلائی جائے اور کوشش کی جائے کہ یہ تعداد بڑھتی جائے تاکہ ساری جماعت میں احمدیت کے مخصوص مسائل کو خود سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کا موقع ملے۔

۵- ہر ایک شخص کو سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرنا چاہیئے۔ اور تکمیل عہد کے طور پر کم از کم ایک آدمی کو زیر تبلیغ رکھنا چاہیئے۔ اور سال کے آخر میں جائزہ لینا چاہیئے کہ وعدہ کنندگان میں سے کتنے اپنے عہد کو پورا کر سکے ہیں۔

۶- تبلیغی جد وجہد میں اگر کوئی اجلاس ہوا ہو تو درج کریں۔ اور [illegible] پر مختصر کوائف اور پیدا شدہ نتائج بھی لکھیں۔

۸- تقسیم ٹریکٹ کے متعلق موقع، ضرورت اور مصلحت کا بھی ذکر ہونا چاہیئے۔ تاکہ آئندہ شائع کئے جانے والے ٹریکٹوں کے متعلق مرکز کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ کون سا ٹریکٹ زیادہ مفید رہا ہے۔

۹- کتب بھی تین طرح تقسیم کی جاتی ہیں۔ پوری قیمت یا رعایتی قیمت پر ۲- عاریتاً بوعدہ واپسی ۳- حسب موقع مفت۔

۱۰- زیر تبلیغ کے حالات علمی، مالی، اخلاقی وغیرہ کا بھی ذکر ہو۔

۱۱- سال میں کم از کم پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ وقف ایام کرنے والوں کا ذکر ہو۔ (ایام وقف کی کارگذاریوں کی رپورٹ واقفین خود کریں)

۱۲- جب ایک مومن جہاد اکبر یعنی تبلیغ حق کے لئے نکلتا ہے تو مشکلات سنت اللہ کے طور پر پیش آتی ہیں۔ مشکلات کی نوعیت کا ذکر ہو تاکہ ان کا حل تلاش کر کے زیادہ مؤثر قدم اٹھایا جا سکے۔

۱۳- ہر ایک کام کے متعلق عملی میدان میں کام کرنے والا ہی بہتر مشورہ اور تجویز پیش کر سکتا ہے

اگر جملہ سیکرٹریان تبلیغ بدلتے ہوئے حالات کی اہمیت کا کچھ بھی تصور کر سکیں تو ان کے لئے تبلیغی جد وجہد کا محاذ قائم کرنا از بس ضروری ہو جائے۔ امید ہے کہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمائیں گے۔ اور اپنی مساعی جمیلہ کے ساتھ اپنی جماعت میں ایک زندگی کی روح پھونک دیں گے۔ کیونکہ کوئی جماعت تبلیغی جد وجہد کو قائم رکھے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

نوٹ:- ہدایات مندرجہ بالا میں اکثر نمبر مطبوعہ تبلیغی فارم برائے سیکرٹریان تبلیغ کے خانہ کے مطابق ہیں۔ فارم مذکور رپٹ [illegible]

لٹریچر کی نشر و اشاعت

اور

احباب جماعت ہندوستان

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ باوجود محدود ذرائع اور مالی پریشانیوں کے احباب جماعت نشر و اشاعت کے سلسلہ میں خدمت دین میں مصروف ہیں اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی توفیق سے گذشتہ پانچ سال میں ۳۶۴۶۰۰ کتب اور ٹریکٹ شائع کئے جا چکے ہیں اور صیغہ نشر و اشاعت کی مطبوعات ملک کی مشہور شخصیتوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے تبلیغ حق کا فریضہ کافی حد تک ادا ہو چکا ہے۔ لیکن ہمارے وسیع ملک میں، جس میں مسلمانوں کی حالت مایوسی بے عملی اور تشتت کا رنگ اختیار کر چکی ہے بہت زیادہ جد وجہد کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کے احمدیوں کے لئے اس وجہ سے بھی زیادہ نصرت ربانی اور جد وجہد کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور اور موعود اقوام عالم کو اس سرزمین میں مبعوث کیا ہے دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی اقوام سرعت سے اسلام اور احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں اور روحانی برکات سے حصہ پا رہی ہیں یہ بیرونی ترقیات ہندوستان کے احمدیوں کے لئے ایک تازیانہ کا کام دے سکتی ہیں۔ لہٰذا احباب سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس قلمی جہاد میں معاونت فرمائیں۔

اس سے قبل جملہ جماعتوں کی خدمت میں بذریعہ سرکلر چٹھی نشر و اشاعت کیلئے چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے اور بعد ازاں یاد دہانی بھی کرائی جا چکی ہے لیکن بعض دوست جو خدا کے فضل سے اس کام میں نمایاں حصہ لیکر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ ابھی تک نشر و اشاعت کی تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ لہٰذا گذارش کی جاتی ہے کہ احباب اس مقدس جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر کو منعقد ہوگا خود تشریف لائیں دوستوں کو ساتھ لائیں۔

چندہ جلسہ سالانہ

احباب، عہدیداران اور مبلغین جلد توجہ فرمائیں

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو علم ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۶۰ء کے وسط میں ہو رہا ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں آخر نومبر تک پہونچ جانا چاہیئے۔ لیکن ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ بہت سی جماعتوں نے تا حال اس طرف پوری توجہ نہیں دی اور ان کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ بہت تھوڑا آیا ہے اور بعض کا آیا ہی نہیں۔ یہ چندہ لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ اور اس کی ادائیگی ہر احمدی پر اسی طرح فرض ہے جس طرح حصہ آمد و چندہ عام کی۔ اور اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب جماعت و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ماہ نومبر ۱۹۶۰ء کے اواخر تک چندہ جلسہ سالانہ کی پوری وصولی کرکے مرکز میں بھجوا کر اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ مرکز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر جمع ہونے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔ اس چندہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فی صدی جلسہ سے قبل ہونی چاہیئے"۔

امید ہے کہ مبلغین کرام بھی اس کی اہمیت کی وضاحت کرکے جلد چندہ ادا کرنے کی تحریک فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

رشتہ ناطہ اور احباب جماعت

احباب سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ رشتہ ناطہ بالخصوص لڑکیوں کے رشتے طے کرانے میں احمدی احباب کو بہت سی مشکلات اور دشواریاں درپیش ہیں۔ جن کا حل سردست اس صورت میں ممکن ہے کہ باقاعدہ ایک تنظیم کے ماتحت تمام جماعتوں کے قابل شادی اناث و ذکور کے کوائف مرکز میں موصول ہو جائیں۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ اگر کسی جماعت میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہو تو کسی دوسری جگہ لڑکے بھی کافی تعداد میں موجود ہوں اور محض عدم علم کی بناء پر ہی ہمیں رشتہ ناطہ کی مشکلات نظر آ رہی ہوں۔

لیکن افسوس ہے کہ اس بارہ میں جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان امور عامہ نیز مبلغین کے نام بھی نظارت ہذا کی طرف سے چٹھیاں، کوائف فارم اور یاددہانیاں بھجوائے ہوئے اور متعدد مرتبہ اخبار بدر میں اعلان کروائے جانے کے باوجود بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ جس کی وجہ سے نظارت ہذا کے لئے اس بارہ میں کوئی مؤثر قدم اٹھانا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اور احباب کو بھی دقت کا سامنا ہو رہا ہے

اب پھر تمام صدر صاحبان، سیکرٹریان امور عامہ اور مبلغین کرام اور احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنے فرض کے احساس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اس اہم قومی کام میں نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

ناظر امور عامہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل

انسپکٹر بیت المال ۹ ۱۱/۶۰ تا ۲۵ ۱/۶۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۹ ۱۱/۶۰ تا ۲۵ ۱/۶۱ بغرض معائنہ حسابات۔ وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ بابت سال ۱۹۶۱-۶۲ء دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے

ناظر بیت المال قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کلکتہ	—	—	۹ ۱۱/۶۰
موسیٰ بنی مائینز	۱۰ ۱۱/۶۰	۴ یوم	۱۴ —
جمشید پور	۱۴ —	۲ 〃	۱۷ —
رانچی	۱۷ —	۱ 〃	۱۹ —
بھاگلپور	۱۹ —	۲ 〃	۲۱ —
برہ پورہ	۲۲ —	۱ 〃	۲۴ —
خانپور ملکی	۲۴ —	۲ 〃	۲۶ —
مونگھیر	۲۷ —	۲ 〃	۲۹ —
مظفر پور	۳۰ —	۱ 〃	۱ ۱۲/۶۰
بنارس	۱ ۱۲/۶۰	۱ 〃	۴ —
لکھنؤ	۵ —	۱ 〃	۶ —
شاہجہانپور	۷ —	۲ 〃	۹ —
بریلی	۱۰ —	۱ 〃	۱۱ —
امروہہ	۱۲ —	۲ 〃	۱۴ —
سردار نگر	۱۵ —	۱ 〃	۱۶ —
دہلی	۱۷ —	۲ 〃	۲۰ —
کانپور	۲۱ —	۳ 〃	۲۴ —
مردھا	۲۵ —	۱ 〃	۲۶ —
گمریا	۲۷ —	۱ 〃	۲۹ —
مسکرا	۳۱ —	۱ 〃	۲ ۱/۶۱
راٹھ	۳ ۱/۶۱	۱ 〃	۵ —
چرگاؤں	۶ —	۱ 〃	۷ —
صالح نگر	۸ —	۲ 〃	۱۱ —
سہانہ حعن	۱۲ —	۲ 〃	۱۴ —
ننگلا گھنو	۱۵ —	۲ 〃	۱۷ —
دہلی	۱۸ —	۱ 〃	۱۹ —
انجولی	۲۰ —	۱ 〃	۲۱ —
انبیٹہ	۲۲ —	۲ 〃	۲۴ —
بجوپورہ	۲۴ —	۱ 〃	۲۵ ۱/۶۱

زکوٰۃ

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا صاحب نصاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور ان کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

زکوٰۃ سے قوم کے یتامیٰ۔ بیوگان اور غرباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور اس طرح ان کے گذارہ کا انتظام کیا جاتا ہے

زکوٰۃ کے قائمقام دوسرے چندہ جات نہیں ہو سکتے

زکوٰۃ کی جمع ہونیوالی رقوم مرکز قادیان میں بھجوانی چاہئیں۔

امید ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جملہ افراد اس فریضہ اسلام کی ادائیگی کیطرف جلد توجہ فرمائیں گے اور سیکرٹریان مال اپنے حلقہ کے صاحب نصاب احباب کی زکوٰۃ وصول کرکے مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہونگے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اپنی رضا کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ناظر بیت المال قادیان۔

خبریں

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ بھارت سرکار نے چین کو زبردست وارننگ دی ہے کہ بھارت اپنی ہوائی اور زمینی حدود کی خلاف ورزی ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ اس نے اپنی سرحدوں کے تحفظ کے معاملہ میں انتہائی چوکس اور خبردار رہنے اور بھارتی علاقہ میں ناجائز طور پر گھس آنے والوں کے خلاف خواہ وہ کسی بھی ملک سے آتے ہوں فوری کارروائی کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ بھارت سرکار نے ایک پُر زور مراسلہ میں جس کی عبارت خاصی زور دار اور سخت ہے۔ بھارتی ہوائی اور زمینی حدود کی خلاف ورزی کے متعلق چین سرکار کا پیش کردہ صفائی کا بیان مسترد کر دیا اور قرار دیا کہ بھارتی علاقہ کی یہ خلاف ورزی دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کے اس معاہدہ کے منافی ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ جب تک دونوں طرف کے حکام کے مابین بات چیت چل رہی ہے۔ دونوں حکومتیں کشیدگی اور تصادم پیدا کرنے سے گریز کریں گے۔ اس مراسلہ میں بھارت سرکار نے چین کا وہ وضاحتی جواب بھی نامنظور کر دیا۔ جو کہ اس نے منگوہن لائن کے جنوب میں تھانگ ایریا میں ۲۵ چینی سپاہیوں کے گھس آنے کے واقعہ کے بارے میں پیش کی تھی۔ بھارت سرکار نے اپنا یہ مراسلہ ۲۴ اکتوبر کو لکھا تھا۔ آج لوک سبھا کے اجلاس میں چین کے ساتھ سرحدی جھگڑے کے ساتھ چوتھا وائٹ پیپر پیش کر دیا گیا۔ یہ دستاویز مارچ سنہ ۱۹۶۰ء سے نومبر سنہ ۱۹۶۰ء تک کی مدت کے دوران میں بھارت چین سرحدی جھگڑے کے متعلق دونوں حکومتوں کی سے ایک دوسرے کو ارسال کئے گئے۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر وزیر اعظم شری نہرو نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت سرکار نے بھارت اور پاکستان کے مابین نہری پانی کے معاہدہ کی توثیق کر دی ہے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے شری اشوک مہتہ کے

کے اس پوائنٹ آف آرڈر پر بحث کے دوران کہا کہ حکومت نے ہاؤس سے منظوری لئے بنا معاہدہ کی توثیق کر کے ہاؤس کے مالی اختیارات پر چھاپہ مارا ہے۔ سپیکر نے پوائنٹ آف آرڈر مسترد کر دیا اور کہا کہ آئین کے ماتحت حکومت کو معاہدہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کا اختیار ہے۔ جب متعلقہ تصرفات پیش ہوں گے تب ہاؤس کو معاہدہ کے تحت آنے والی مالی ذمہ داریوں پر غور کرنے کا موقعہ ملے گا۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج لوک سبھا کے سرمائی اجلاس کے پہلے روز سوالوں کے وقفہ کے دوران میں بتایا کہ ستمبر سے جب کہ لوک سبھا کا سابق اجلاس ختم ہوا تھا اب تک چینی گشتی دستوں کی طرف سے بھارتی علاقہ کی خلاف ورزی کی متعدد وارداتیں ہوئی ہیں۔ مگر یہ خلاف ورزی کی معمولی چھوٹی وارداتیں تھیں۔ ممبران نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ ۹ ستمبر کو سابق اجلاس ختم ہونے کے بعد بھی ان کی طرف سے بھارتی علاقہ کی خلاف ورزی کی وارداتیں ہوئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو ۷۱ برس کے ہو گئے ہیں۔ آج ان کی سالگرہ پر سینکڑوں اصحاب انہیں مبارکباد دینے کے لئے اُن کی کوٹھی پر پہونچے۔ اس موقعہ پر سینکڑوں بچے بھی موجود تھے۔

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ بھارت سرکار نے چین کو مطلع کیا ہے کہ مغربی تبت میں بھارتی یاتریوں۔ تاجروں اور بھارتی تجارتی ایجنسی کو جن شدید دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ان کے باعث بھارت اور تبت کے مابین تجارت اور میل جول کے متعلق بھارت اور چین میں سنہ ۱۹۵۴ء میں ہوئے معاہدہ کی دفعات ناکارہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ وزارت خارجہ نے چینی سفارت خانہ کو ۹ نومبر ایک مراسلہ دیا۔ جس میں مثالیں دے کر ظاہر کیا گیا کہ گزشتہ ۱۹۵۹ء کی طرح امسال بھی مغربی تبت میں بھارتی ٹریڈ ایجنٹ کو فرائض کی انجام دہی سے روک کر مغربی تبت میں ان کے قیام کو بے معنی بنا دیا گیا ہے۔ ان سے وہ سلوک نہیں کیا گیا جس کا وہ کسی ملک

کے منظور کردہ نمائندہ کی حیثیت بین الاقوامی معاہدہ کے ماتحت جائز فرائض سرانجام دیتے ہوئے مستحق تھا۔ وزارت خارجہ کا یہ مراسلہ اُن مراسلوں میں سے ایک ہے جو بھارت سرکار نے امسال یکم اپریل کے بعد بھی ان نمائندوں اور باشندوں سے سلوک کے متعلق چین سرکار کو ارسال کئے ہیں اور جو آج لوک سبھا میں پیش کئے جانے والے وائٹ پیپر میں شامل ہیں۔

ننگل ۱۴ نومبر۔ گورنر پنجاب شری این وی۔ گیڈگل نے آج وزیر اعظم نہرو کی ۷۱ ویں سالگرہ کے موقعہ پر بھاکڑا ڈیم کے بائیں کنارے کے بجلی گھر کے پہلے یونٹ "پرکاش" کی افتتاحی رسم ادا کی۔ یہ یونٹ ایشیا میں اب تک نصب کی جانے والی سب سے بڑی ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ ہے۔ گورنر نے جب ۹۰ ہزار کلوواٹ یونٹ کو حرکت میں لانے کیلئے ماسٹر کنٹرول دبایا۔ تب گوبند ساگر جھیل سے پانی تیزی سے باہر نکلا۔ اور اُس نے ٹربائین کے رز کو چلا دیا۔ شری گیڈگل نے کہا کہ اس شبھ موقعہ پر میں شری نہرو کے ذریعہ بھارتی عوام کو یہ تحفہ پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے ۱۵۰۰ ورکروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میں بڑی خوشی سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ماتا "ستلج" کو "پرکاش" نام کا بچہ پیدا ہوا ہے۔ ستلج ندی صدیوں سے بہہ رہی ہے۔ آج ۹۰ ہزار کلوواٹ کی صلاحیت رکھنے والا جنریٹر چالو ہوا ہے۔ اور چار چالو ہونے باقی ہیں۔ جب سارا پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ تب پنجاب کا دور افتادہ اور راجستھان کے صحرائی علاقوں میں خوشحالی کا دور دورہ ہو جائے گا۔ اندھیری جھونپڑیاں منور ہو جائیں گی۔ ستلج پنجاب اور راجستھان کے لوگوں کے لئے "قسمت کی دیوی" ثابت ہوئی ہے انسانی ہاتھ نے ستلج کے پانی کو سونے میں بدل دیا ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۴ نومبر۔ آج پنجاب اسمبلی نے ۱۶ سے ۶۰ برس تک کی عمر کے آدمیوں سے سیلابی پانی کے نکاس کی نالیاں کھودنے اور سیلاب اور سیم روکنے کے کئے جانے والے انتظامات کے لئے جبری محنت لینے کا بل پاس کر دیا۔ اس کے مطابق کسی بھی

کسی بھی مرد کو رہائش کے ۵ میل کے گھیرے میں یہ کام جن مہینے میں پانچ دن لیا جائے گا۔ اور اس کے لئے نہ کوئی اُجرت دی جائے گی اور نہ روٹی پانی۔

چنڈی گڑھ۔ آج پنجاب ودھان سبھا میں وقفہ کے سوالات کے دوران وزیر آبپاشی راؤ بیریندر سنگھ نے بتایا کہ دریائے بیاس میں مجوزہ پونگ ڈیم کی زد میں آنے والے علاقہ میں رہنے والے لوگوں کی ... اور اثاثہ کے بارے میں حقیقی فیلڈ سروے نہیں کی گئی سنہ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس علاقہ میں ۹۲۰۵ مکانات ہیں۔ متاثرہ لوگوں کو معاوضہ دینے کے لئے ۴ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ ہر مکان کے پیچھے ایک ہزار روپیہ دینے کی تجویز ہے۔

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ متحدہ عرب ری پبلک کے صدر کرنل ناصر نے پاکستانی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اور پاکستان کو خود بات چیت کے ذریعہ مسئلہ کشمیر کا کوئی حل تلاش کرنا چاہیئے۔ میں نے جو پیشکش کی تھی وہ اب بھی قائم ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس میں کسی کو دلچسپی نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں کرنل ناصر نے کہا کہ میں مسئلہ کشمیر پر کوئی بات کہنا نہیں چاہتا۔

ایک انمول تحفہ

انگریزی ترجمۃ القرآن کا نیا ایڈیشن

قرآن کریم (ترجمہ انگریزی) مطبوعہ ہالینڈ (ایڈیشن ...) جو باب ہونے پر اب دوسرا ایڈیشن نہایت دیدہ زیب بائبل پیپر پر Handy size ... کاغذ اور جلد ہالینڈ جیسی ——! تبلیغ اسلام کے لئے نیز غیر مسلم دوستوں کو تحفہ دینے اور غیر احمدی انگریزی دان طبقہ کے مطالعہ کیلئے بلاشبہ انمول چیز ہے——!!

ان سب خوبیوں کے باوجود ہدیہ مع محصول ڈاک صرف ۱۲/۵۰ روپے احباب اپنے آرڈر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو دے کر بذریعہ وی پی حاصل کر سکتے ہیں۔

قبر کے عذاب سے بچو!
کا رڈ آنے پر
مُفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

صداقتِ احمدیت
کیلئے
تمام جہان کو چیلنج
کارڈ آنے پر
مُفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن